Vol : 1
Issue : 4

جلد: ۱
شمارہ: ۴

اپریل
APRIL 2016

شہر وشارم سے نکلنے والا دینی، اصلاحی وادبی ماہنامہ

جمادی الثانیہ، رجب المرجب ۱۴۳۷ھ

بیادگار حضرت اقدس عارف باللہ قاری امیر حسن صاحبؒ

سرپرست

صدر مفتی مدرسۂ کاشف الہدیٰ، مدراس وخلیفہ حضرت اقدس مولانا محمد ابراہیم صاحب افریقی دامت برکاتہم

مدیر

MONTHLY AL AMEER
For Private Circulation Only
Hafiz Mohammed Shameel
#25, Maniyakkara Street, Melvisharam - 632 509 ,Vellore Dist (T.N.)
Cell : +91 99525 83343, E-Mail : monthlyalameer@gmail.com
Web : www.alhasan.in
Contact :
Maulana Naveed Sb+91 74183 38663, Prof Hashim Sb +91 81241 54663

ملفوظات حضرت اقدس عارف باللہ قاری امیر حسن صاحبؒ نے فرمایا: رونے کی سنت چھوٹ رہی ہے

حضرت پیرانِ پیر شیخ عبدالقادر جیلانیؒ جب حرم شریف لے گئے تو دیکھا کہ حضور ﷺ کی ایک سنت ابتہال یعنی اللہ کے دربار میں گڑگڑانا، یہ سنت چھوٹ رہی ہے۔ چنانچہ حرم شریف میں ایسے روئے کہ پورا حرم گونج گیا پھر فرمایا: من نگویم کہ طاعتم بپذیر قلم عفو بر گناہم کش
یا اللہ میں یہ کہتا نہیں کہ میری طاعتوں کو قبول فرمالیجئے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ میرے گناہوں پر معافی کا قلم پھیر دیجئے یعنی بخش دیجئے۔ آگے فرماتے ہیں یا اللہ اگر میں قصوروار ہوں تو قیامت کے دن نابینا اٹھائیے۔ تاکہ اپنے گناہوں کی وجہ سے نیکوں کے سامنے شرمندہ نہ ہوں۔ [کلمات صدق وعدل:82]

Printing at : F R N Dtp & Books Melvisharam

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اداریہ

قسط اول کا خلاصہ

از سرپرست دامت برکاتہم

(اس پرفتن دور میں دعوت وتبلیغ کا کام حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کے عین مطابق ہے۔علماء کرام کی ذمہ داری ہے کہ خود اس محنت میں حصہ لیں اور سرپرستی فرمائیں اگر اس کام میں کوئی کوتاہی ہو تو ہمارے اکابر کے طریقہ کے مطابق حکمت عملی سے اس کی اصلاح کریں) کارکنانِ تبلیغ کی بھی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ علماء کرام کی ان ہدایات واصلاحات کو نہایت اہتمام کے ساتھ سنے اور اسکے مطابق عمل کریں۔الحمدللہ حالیہ تبلیغی اجتماعات اسی کی ایک کڑی ہے اس کا سلسلہ 22 جنوری 2016ء کو کنیا کماری سے شروع ہو کر مختلف شہروں میں یہ اجتماعات ہوتے ہوتے 27,28 فروری کو کیلم پاکم OMR میں اس کا اختتام ہوا،کل تمل ناڈو میں 27 اجتماعات ہوئے جس سے لاکھوں اللہ کے بندے فائدہ اٹھاتے رہے، بے نمازی نمازی بنے، ہزاروں شرابی کبابی توبہ کر کے صراط مستقیم پر آگئے، دینی شعور بیدار ہوا، مساجد آباد ہوئی، مکاتب ومدارس قائم ہوئے فللہ الحمد۔ یہ دعوت وتبلیغ کی محنت دین کے شعبوں میں سے ایک شعبہ ہے جس میں بے طلب بندوں پر بے غرض ہو کر محنت ہے۔

اس دین کا دوسرا شعبہ تعلیم وتعلم یعنی قرآن وحدیث اور احکام شریعت کا خود علم حاصل کر کے دوسروں تک پہنچانا ہے، اس وقت دنیا بھر میں پھیلے ہوئے یہ دینی مدارس اس فرض منصبی کو بحسن وخوبی نبھاتے آرہے ہیں۔

قرآن کریم میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے بہت ہی تاکید کے ساتھ اس علم دین کی ذمہ داری کو نبھانے کا حکم دیا ہے۔ وما کان المؤمنون لینفروا کافۃ....لعلم یحذرون (سورہ توبہ:۱۲۲)

یعنی مسلمانوں کے لئے یہ مناسب نہیں کہ جہاد دعوت الی اللہ کے لئے سب کے سب نکل جائیں بلکہ ان میں ایک جماعت مختص ہونی چاہئے جو قرآن وحدیث اور ان سے نکلنے والی اور روزمرہ پیش آنے والے مسائل کو پوری محنت ومشقت اٹھا کر حاصل کریں اور اسمیں مہارت حاصل کریں۔اور پھر اللہ کے راستہ میں نکلے ہوئے لوگ جب واپس آجائیں تو انہیں اللہ کے حکم سے ڈرائیں اور انہیں دین کا علم سکھائیں۔

احادیث مبارکہ میں علم دین حاصل کرنے والی جماعت کی بہت سی بشارتیں آئی ہیں۔ترمذیؒ نے حضرت ابوالدرداءؓ سے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص کسی راستہ پر چلے جس کا مقصد علم حاصل کرنا ہو تو اللہ تعالیٰ اس چلنے کے ثواب میں اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کردینگے۔

اور یہ کہ اللہ کے فرشتہ طالب علم کے لئے اپنے پر بچھاتے ہیں نیز آسمان وزمین کے تمام مخلوقات اور پانی کی مچھلیاں بھی ان کے لئے دعاو استغفار کرتی ہے،اور یہ کہ عالم کی فضیلت، کثرت سے نفلی عبادت کرنے والے پر ایسی ہے جیسے چودھویں رات کے چاند کی فضیلت باقی سب ستاروں پر نیز علماء کو انبیاء کا وارث قرار دیا گیا، لہذا اب خاتم النبین والمرسلین ؐ کے بعد علماء کرام کی بڑی جماعت ہر دور میں آتی رہیگی اور دین میں پیدا ہونے والے تحریف اور غلو کو دور کرتی رہیگی ۔ (جاری۔۔۔۔)

ختم نبوت

کام کرنے والوں کے لئے بشارت

تلخیص از خطبۂ حضرت اقدس قاری محمد عثمان صاحب منصور پوری دامت برکاتہم
صدر کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت واستاذ دار العلوم دیوبند وصدر جمعیۃ علماء ہند

از: مولانا محمد نوید صاحب استاذ مدرسۂ مفتاح العلوم

حضرت قاری صاحب دامت برکاتہم نے آخر میں تحفظ ختم نبوت پر کام کرنے والوں کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ان کے اعمال کی اطلاع نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوتی ہے اس کا ایک نمونہ یہ ہے کہ حضرت مولانا عبداللہ درخواستیؒ جو پاکستان کے بڑے بزرگ ہیں وہ حج کرنے گئے اور وہ اس نیت سے گئے کہ وہیں رہیں گے، مدینہ طیبہ حاضر ہوئے خواب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی، خواب میں فرمایا کہ عبداللہ! یہاں دین کا کام ٹھیک ٹھاک ہو رہا ہے یہاں آپ کی ضرورت نہیں ہے پاکستان واپس جاؤ دوسری بات یہ ارشاد فرمائی کہ وہاں جا کر ہمارے بیٹے عطاء اللہ شاہ بخاری کو سلام کہنا جو تحفظ ختم نبوت کے محاذ پر کام کر رہے ہیں، اور ان سے کہنا کہ میں تمہارے اس کام سے خوش ہوں اور دعا کرتا ہوں ۔ (حضرت انور شاہ کشمیریؒ نے عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو اسی کام کے لئے امیر شریعت بنایا تھا اس کے بعد خود بھی اور پانچ سو علماء ان سے بیعت کئے) چنانچہ واپس تشریف لے آئے سب سے پہلے ان کے گھر گئے اس وقت وہ بیمار تھے چارپائی پر تھے خواب سنایا تو بیہوش ہو گئے، کچھ دیر بعد ہوش آیا تو پوچھا کہ کیا میرا نام لیا تھا؟ کہا ہاں آپ کا نام لیا تھا آپ یہ سن کر نیچے اتر گئے، یہ کیفیت ہوگئی

بہرحال معلوم ہوا کہ تحفظ ختم نبوت کے محاظ پر کام کرنے والوں سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم خوش بھی ہیں اور دعا بھی فرماتے ہیں، اللہ تعالیٰ ہم سب کو اخلاص اور استقامت کے ساتھ اس کام پر لگے رہنے کی توفیق عطا فرمائے ۔ (امین)

درسِ قرآن

مہنگا نکاح، سستا زنا

از: مدیر

سوال انسان، جواب قرآن

الزانی لا ینکح الا زانیة او مشرکة والزانیة لا ینکحھا الا زان او مشرک وحرم ذلک علی المؤمنین

بدکار مرد نہیں نکاح کرتا ہے مگر بدکار عورت سے یا شرک کرنے والی سے، اور بدکار عورت سے نہیں نکاح کرتا ہے مگر بدکار مرد یا مشرک اور یہ حرام ہوا ہے ایمان والوں پر۔[ترجمہ شیخ الہندؒ، سورۃ النور]

زنا مؤمنین پر حرام ہے، ایک مومن مومن رہتے ہوئے یہ حرکت کیسے کرے گا؟ حدیث میں ہے ''**لا یزنی الزانی حین یزنی وھو مؤمن**'' مطلب یہ ھیکہ زانیہ سے نکاح کرنا پاکباز مردوں کیلئے حرام کردیا گیا ہے جیسا کہ زانی سے نکاح کرنا پاکدامن عورت کیلئے حرام کردیا گیا ہے۔

پاس بھی مت جاؤ: سورہ بنی اسرائیل آیت 32 میں ہے ''**ولا تقربو االزنی انه کان فاحشة**'' زنا کے پاس بھی مت جاؤ وہ بے حیائی ہے۔یعنی زنا کرنا تو بڑی سخت چیز ہے اس کے پاس بھی مت جاؤ گویا زنا کی مبادی سے بھی بچنا ہے مثلاً اجنبی عورت کی طرف بدون عذر شرعی نظر کرنا یا بوس و کنار کرنا، کیونکہ زنا سے نسب میں گڑ بڑی ہوتی ہے اور بہت طرح کی لڑائیاں اور جھگڑے کھڑے ہوتے ہیں۔حضرت شاہ عبدالقادر صاحبؒ لکھتے ہیں ''یعنی اگر یہ راہ نکلی تو ایک شخص دوسرے کی عورت پر نظر کرے، کوئی دوسرا اس کی عورت پر نظر کرے گا''۔

زنا کی خواہش کا علاجِ نبوی:

ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ مجھے زنا کی اجازت دے دیجئے، حاضرین نے اسے ڈانٹ بتلائی کہ (پیغمبر خدا کے سامنے ایسی گستاخی؟) خبردار چپ رہو۔حضور ﷺ نے اس کو فرمایا کہ میرے قریب آؤ۔وہ قریب آکر بیٹھا تو آپ نے فرمایا کہ کیا تو یہ حرکت اپنی ماں، بیٹی، بہن، پھوپی، خالہ میں سے کسی کی نسبت پسند کرتا ہے؟ اس نے عرض کیا یارسول اللہ! خدا مجھ کو آپ پر قربان کرے، ہرگز نہیں۔فرمایا: دوسرے لوگ بھی اپنی ماؤں، بیٹیوں، بہنوں، پھوپیوں اور خالاؤں کیلئے یہ فعل گوارا نہیں کرتے۔پھر آپؐ نے دعا فرمائی کہ الٰہی! اس کے گناہ کو معاف فرما اور اس کے دل کو پاک اور شرمگاہ کو محفوظ کردے'' ابوامامہؓ فرماتے ہیں اس دعا کے بعد اس شخص کی یہ حالت ہوگئی کہ کسی عورت وغیرہ کی طرف نگاہ اٹھا کر نہ دیکھتا تھا۔اللھم صل علی محمد وبارک وسلم

درسِ حدیث

عیب چھپاؤ گے تو عزت پاؤ گے!!!

مولانا ملک محمد حسین صاحب استاذ مدرسۂ مفتاح العلوم، میل وشارم

عن ابن عباسؓ عن النبی ﷺ قال من ستر عورة اخیه المسلم ستر الله عورته یوم القیمة ومن کشف عورة اخیه المسلم کشف الله عورته حتی یفضحه بها فی بیته (ابن ماجه: ۱۸۳)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے عیب کو چھپائے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے عیب کو چھپائیں گے اور جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے عیب کو ظاہر کریگا تو اللہ تعالیٰ اس کے عیب کو ظاہر کردیں گے یہاں تک کہ اس شخص کو اس کے ذریعہ اسکے گھر میں رسوا کردیں گے۔

کسی کے عیب کو چھپانے کی فضیلت:

ہر ایک کے اندر کچھ نہ کچھ عیوب اور خامیاں ہوتی ہی ہیں۔ اگر کسی شخص کو اپنے مسلمان بھائی کے متعلق یہ معلوم ہوا کہ اس کے اندر فلاں خرابی ہے یا فلاں گناہ کے اندر مبتلا ہے۔ اب یہ شخص اس عیب کی پردہ پوشی کرے اور دوسروں تک اسکو نہ پہنچائے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کریں گے اور اس کے گناہوں کو محشر والوں سے ڈھانپ دیں گے۔

کسی کے عیب کو ظاہر کرنے کا وبال:

اگر کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کے عیب کو ظاہر کرے اور دوسروں تک اسکو پہنچائے تو آخرت سے پہلے دنیا ہی میں اللہ تعالیٰ اس کے عیب کو ظاہر کردیں گے اور اس کے ذریعہ اس کو رسوا کردیں گے اگر بالفرض ذلت و رسوائی سے بچنے کیلئے وہ گھر ہی میں بیٹھا رہے تب بھی اللہ تعالیٰ اس کو اس کے گھر کی چہار دیواری ہی میں رسوا کردیں گے۔

مسئلہ: کسی کے عیب کو بغرض اصلاح کسی بڑے (والدین، استاذ، شیخ) کے پاس ظاہر کرنا جائز ہے۔

معاشرے کی حالت:

اگر کسی کو ایک آدمی کے بارے میں معلوم ہوجائے کہ وہ فلاں کام کرتا ہے تو اب اس جاننے والے کے پیٹ میں یہ بات نہیں رکتی اور دوسروں سے کہے بغیر چین نہیں آتا حالانکہ بلاوجہ اسکو پھیلانا بڑا گناہ ہے۔

علاج: اگر کسی کو اپنے عیوب پر نظر پڑجائے تو نہ دوسروں کے عیوب دیکھنے کی فرصت ملے، نہ ان کو پھیلانے کی ہمت پڑے۔

دینی مسائل معلوم کیجئے۔

از: مفتی محمد یعقوب صاحب قاسمی استاذ جامعہ باقیات صالحات، ویلور

سوال: اپریل فول (یکم اپریل کو) کرنا کیسا ہے؟

جواب: اپریل فول (یکم اپریل کو) کرنا ناجائز حرام ہے۔ یہ خالص غیروں کا رسم ہے اس میں جھوٹ، دھوکہ، مسلمانوں کو تکلیف دینا، اور کئی طرح کے گناہ شامل ہوجاتے ہیں۔ اس لئے خود بھی بچیں اور دوسروں کو بھی بچائیں۔

سوال: برتھ ڈے منانا کیسا ہے؟

جواب: برتھ ڈے یہ خالص غیر اقوام کا طریقہ اور انہی کی رسوم ہے مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس سے بچے ورنہ اسکی نحوست سے ایمان خطرے میں پڑنے کا اندیشہ ہے۔ [تلخیص فتاویٰ رحیمیہ: ۹]

سوال: اس دور میں عورتیں جو ناخن پالش لگاتی ہے۔ کیا اس کا لگانا جائز ہے؟

جواب: ایسی تزئین حرام ہے، جو شرعی فرائض کی صحت سے مانع ہو، جو چیز بدن تک پانی پہنچنے سے مانع ہو اسکی موجودگی میں وضو اور غسل صحیح نہیں ہوتا، اگر بال برابر بھی جگہ خشک رہ گئی تو وضو اور غسل نہ ہوگا (جتنی بھی نمازیں ناخن پالش لگا کر پڑھی ہیں وہ واجب الاعادہ (دھرانا) ہیں

[احسن الفتاوی ج:۲ ص:۳۵]

سوال: شیر خوار (دودھ پیتا بچہ) اگر کپڑوں پر پیشاب کردے تو کپڑوں کو دھونا چاہئے یا کہ ویسے پانی گرا دینے سے صاف ہوجائیگا۔

جواب: بچے کا پیشاب ناپاک ہے، اس لئے کپڑے کا پاک کرنا ضروری ہے، اور پاک کرنے کیلئے اتنا کافی ہے کہ پیشاب کی جگہ پر اتنا پانی بہا دیا جائے کہ اتنے پانی سے وہ کپڑا تین مرتبہ بھیگ سکے۔

[آپ کے مسائل اور ان کا حل ج:۲/۸۵]

سوال: بینک سے جو سودی رقم (INTEREST) ملتا ہے اس کو کہاں خرچ کرنا چاہئے؟

جواب: بینک سے جو سودی رقم ملتا ہے اسکو ثواب کی نیت کے بغیر غریب محتاجوں میں تقسیم کرنا چاہئے، غریب چاہے مسلمان ہو یا غیر مسلم دونوں کو دے سکتے ہیں، خود اپنے کام میں ہرگز استعمال نہ کریں۔

روزمرہ کے پیش آنے والے دینی مسائل کے حل کے لئے قارئین ''ماہنامہ الامیر'' کے پتہ پر رابطہ کرسکتے ہیں۔ انشاء اللہ اگلے شمارہ میں اسکا تسلی بخش اور مستند جواب دیا جائیگا

اصلاح معاشرہ

کرکٹ یا گرگٹ

مولانا محمد مدثر صاحب مفتاحی قاسمی استاذ مدرسۂ مفتاح العلوم، میل وشارم

پچھلے کئی دنوں سے ہندوستان میں کرکٹ کے بین الاقوامی مقابلے منعقد ہورہے ہیں جن کا چرچا برصغیر میں تقریباً ایک ماہ سے جاری ہے۔ ہر دن کم از کم دو تین مقابلے منعقد ہورہے ہیں، اس دوران کھیلوں کے یہ مقابلے ملک بھر کی اہم ترین دلچسپی کا موضوع بنے ہوئے ہیں۔

سربراہانِ مملکت سے لے کر مزدور اور ملازم، بالخصوص نوجوان، انہیں کھیلوں کی تازہ ترین صورتِ حال معلوم کرنے ٹیلی ویژن پر انکا نظارہ کرنے، فون اور واٹس اپ کے ذریعہ تبصرہ سننے اور سنانے میں مشغول ہیں۔ اس طرزِ عمل کے نتیجے میں پوری قوم کے اوقات جس بے دردی سے برباد ہورہے ہیں ان پر حسرت وافسوس کے اظہار کے لئے الفاظ ناکافی معلوم ہوتے ہیں۔

میچ کے دوران دفتروں، دکانوں اور گھروں میں ہمہ وقت نظریں ٹی وی پر اور کان ریڈیو پر مرکوز ہیں۔ خاص طور سے وہ نوجوان اور نوخیز بچے جن کا ذہن ابھی کھیل کود اور زندگی کے سنجیدہ معاملات کے درمیان تقابل کرنے کا اہل ہی نہیں جب انکے دل ودماغ پر شب وروز گینداور بلّے ہی کی حکمرانی رہے گی تو وہ تعلیم جیسے خشک کام پر کیسے توجہ دے سکیں گے؟ پھر وہ بڑے حضرات جو بچوں کے لئے مربی کی حیثیت رکھتے ہیں وہ بھی کام کاج چھوڑ کر اپنی آنکھیں ٹی وی پر نظارہ کرنے اور اپنی زبانوں کو گیند بازوں کی تعریف کرنے میں لگائے ہوئے ہیں تو ان سے اصلاح کی امید کیونکر کی جاسکتی ہے؟

اسی لئے آپ ﷺ نے فرمایا آدمی کے حسن اخلاق میں سے ہے کہ بے کار کاموں کو چھوڑ دے ان گذارشات سے عوام کو بالخصوص نوجوانوں کو اس طرف متوجہ کرنا ہے ''میچ بینی'' کا یہ سلسلہ اب حد سے گذر گیا ہے اسکے نقصانات ہر شخص محسوس کرسکتا ہے اس لئے قوم کو ضرورت ہے کہ اسکا بچہ بچہ کھلاڑی بننے کے بجائے علم کے شیدائی اور ملک وملت کے لئے ایک اچھا انسان بنے۔

اپریل فول؟؟؟ پاگل بننا یا بنانا!!!

اپریل فول ''یکم اپریل'' کی تاریخ میں جھوٹ بول کر کسی کو دھوکہ دیکر اسے بیوقوف بنانا یہ سراسر غیروں کا رسم ہے اس رسم کی بنیاد جھوٹ اور کسی بے گناہ کو بلا وجہ بے وقوف بنانے پر ہے

اپریل فول منانا 4 بڑے گناہ کا مجموعہ ہے (۱) جھوٹ بولنا (۲) دھوکہ دینا (۳) دوسروں کو اذیت پہنچانا (۴) ایک ایسے مواقع کی یاد منانا جس کی اصل یا تو بت پرستی ہے یا توہم پرستی یا پھر ایک پیغمبر کے ساتھ گستاخانہ مذاق ہے۔

اس لئے ایسے رسموں سے خود بھی بچیں اور اپنے مسلمان بھائیوں کو بچانے کی کوشش کریں۔

تاریخ

ہجرتِ نبی ونصرتِ الٰہی

مولانا محمد تنزیل صاحب مظاہری

حضرت ابراہیمؑ کا ان آزمائش سے دوچار ہونا صرف ایک ہی پکار ہے کہ ملت حنیفیہ ہی کو صراط مستقیم سمجھنا چاہیئے، جسکی اساس و بنیاد صرف ''توحید الٰہی'' پر قائم ہے۔مگر بد بخت قوم نے کچھ نہ سنا اور کسی طرح رشد و ہدایت کو قبول نہ کیا اور ابراہیمؑ کی بیوی حضرت سارہؓ اور انکے برادر زادہ حضرت لوطؑ کے علاوہ کوئی ایک بھی ایمان نہیں لایا تو ابراہیمؑ نے ارادہ کیا کہ کسی دوسری جگہ جاکر پیغام الٰہی سنائیں اور دعوتِ حق پہنچائیں اور یہ سوچ کر ہجرت کر لئے۔فرات نامی مقام میں قیام پذیر ہوئے اور اپنے والد آزر کے لئے برابر دعا و استغفار کرتے رہے لیکن وحی الٰہی نے نبی کو اطلاع دی کہ ''اللہ نے مہر لگادی انکے دلوں پر اور انکے کانوں پر اور انکی آنکھوں پر پردہ ہے'' اور کہا یہ خدا کا دشمن ہے ''انہ عدو للہ تبرؤ منہ '' تو ابراہیمؑ نے اس سے بیزاری کا اظہار کردیا اور اپنی براءت کا صاف صاف اعلان کردیا۔پھر تبلیغ کرتے کرتے فلسطین پہنچے اور وہاں کچھ عرصہ رہے پھر نابلس میں چلے گئے اور وہاں کچھ عرصہ قیام کیا ایسے ہی مغربی جہت میں بڑھتے بڑھتے مصر پہنچنے لگے تو اس سے قبل اپنی زوجۂ مطہرہ حضرت سارہؓ سے یہ فرمایا کہ یہاں کا بادشاہ جابر و ظالم ہے، اگر کسی حسین عورت کو دیکھتا ہے تو چھین لیتا ہے اور اس کے ساتھی مرد کو اگر وہ اس عورت کا شوہر ہے تو قتل کر ڈالتا ہے اور اگر کوئی دوسرا عزیز ہے تو اس سے کوئی تعرض نہیں کرتا، اس سرزمین میں میرے اور تمہارے علاوہ کوئی دوسرا مسلمان نہیں ہے اس لئے تم اس سے کہدینا کہ یہ میرا بھائی ہے، چنانچہ ایسا ہی ہوا اور جب بادشاہ نے اسکے ساتھ برائی کے لئے ہاتھ بڑھایا تو اسکا ہاتھ شل ہوگیا اور وہ کسی طرح حضرت سارہؓ کو ہاتھ نہ لگاسکا، یہ دیکھ کر اس نے سارہؓ سے کہا اپنے خدا سے دعا کر کہ میرا ہاتھ درست ہوجائے، تو میں تجھ کو رہا کردونگا، سارہؓ نے دعا کی مگر پھر اس نے ارادۂ بد کیا، دوبارہ اسکا ہاتھ شل ہوگیا، تیسری مرتبہ پھر یہی تمام قصہ پیش آیا تب اس نے کہا کہ معلوم ہوتا ہے یہ ''جن ہے انسان نہیں ہے'' اسکو میرے پاس سے جلد لیجاؤ اور ساتھ ہی ہاجرہؓ کو حوالہ کرکے کہا کہ اسکو بھی اپنے ساتھ لے کر جا۔میں نے تیرے حوالے کیا، جب سارہؓ ہاجرہؓ کو ساتھ لیکر حضرت ابراہیمؑ کے پاس پہنچیں تو انہوں نے حال دریافت کیا اور سارہ نے مبارک باد دی اور کہا شکر ہے خدائے عز و جل کا کہ اسنے ہم کو اس فاسق و فاجر سے نجات دی اور آپ کے لئے ایک خادمہ اور ساتھ کردی۔ (جاری۔۔۔)

کیوں منتیں مانگتا ہے اوروں کے دربار سے اقبالؔ
وہ کونسا کام ہے جو ہوتا نہیں تیرے پروردگار سے

باغیچۂ اطفال

بچوں کی ذہانت کا اندازہ کیسے لگائیں؟

از: مفتی عبدالحمید صاحب

کسی حکیم سے پوچھا گیا کہ بچوں کی ذہانت کا اندازہ کیسے لگاتے ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ بچوں کی ذہانت کو پرکھنے (Test) کا کوئی اصول تو نہیں ہے، کیونکہ بچے کسی ایک حالت پر باقی نہیں رہتے ان کے حالات بدلتے رہتے ہیں، البتہ کھیل، کود کے دوران ان کی باتوں سے ہم اندازہ لگا لیتے ہیں کہ کون کس قسم کا ہے؟ مثلاً کوئی بچہ کھیل کے دوران اپنے ساتھیوں سے یوں کہے کہ ''میرے ساتھ کون آئے گا؟'' تو وہ ہمت والا ہے اگر یوں کہے کہ ''میں کس کے ساتھ کھیلوں؟'' تو وہ بزدلی کی علامت ہے۔ سب سے پہلے اس طرح کا اندازہ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کے متعلق لگایا گیا کہ کسی کے آنے پر تمام بچے بھاگ گئے مگر ابن زبیرؓ (جو ابھی بچے تھے) بھاگے نہیں بلکہ پچھلے پاؤں اس کی طرف منہ کئے ہوئے ہٹ رہے تھے اور ساتھیوں سے کہا کہ آؤ! میرے ساتھ ہو جاؤ ہم سب ملکر اس شخص کا مقابلہ کریں۔ دوسری روایت میں یوں ہے کہ آنیوالے حضرت عمرؓ تھے اور پوچھے کہ کیا بات ہے؟ تم اپنے دوستوں کے ساتھ کیوں نہیں بھاگے؟ تو عبداللہ بن زبیرؓ نے جواب دیا کہ اے امیر المؤمنین! میں نے کوئی جرم نہیں کیا تھا کہ بھاگتا اور راستہ میں کوئی تنگی بھی نہیں تھی کہ آپ کیلئے مجھے گنجائش نکالنے کی ضرورت ہوتی؟۔

[کتاب الاذکیاء لابن الجوزیؒ]

وحدتِ امت پر فسادیوں کی نظرِ بد

حضرت مولانا سید ظہیر صاحب قاسمی استاذ جامعہ مسیح العلوم، بنگلور

مسلمانوں کے درمیان پیش آنے والے داخلی فتنوں کی ابتداء اور اس کے برے اثرات

(۱) حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ ایک رات آقا ﷺ (کوئی خواب دیکھ کر) گھبرائے ہوئے بیدار ہوئے آپ فرما رہے تھے سبحان اللہ! اللہ نے میری امت پر کس قدر خزانے اتارے ہیں اور ان کے ساتھ ساتھ کیسے کیسے فتنے اترے ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد آخر وہ وقت آ ہی گیا کہ دنیا اپنی رعنائیوں کے ساتھ امت مسلمہ میں گھس آئی۔

(۲) حضرت عمرؓ کا دور فتوحات کا دور تھا صحابہ برسرپیکار تھے متاع دنیا سے فائدہ اٹھانے کی انہیں فرصت نہیں تھی حتی کہ لشکر کو ملک شام کی خوش منظر علاقوں میں ٹھہرنے کی تک اجازت نہیں تھی جب حضرت عثمانؓ خلیفہ منتخب ہوئے تو مسلمانوں کو ممالک مفتوحہ کی دولت سے فائدہ اٹھانے کا موقعہ ملا، خس و خاشاک کی مکانات کی جگہ عالیشان محلات تعمیر ہوئے، خوراک اور پوشاک میں تکلفات ہونے لگے۔

(جاری)

سیرت کوئز

پروفیسر محمد ہاشم صاحب

س: ہمارے نبی ﷺ کی پیدائش اور وصال کا سن کیا ہے؟

ج: واقعہ فیل 50یا55 دن کے بعد اور ماہ اپریل 570ء میں ہوئی ،

س: معراج کا سفر کب ہوا؟ ج: 11 نبوی میں طائف سے واپسی کے بعد ہوا۔

س: ہمارے نبی ﷺ کس سال حج کئے؟ ج: 10ھ

س: ہمارے نبی ﷺ کو کل کتنی اولادیں ہوئیں؟ ج: کل 7 اولادیں ہوئیں جس میں 3 لڑکے اور 4 لڑکیاں

گوشۂ خواتین

ہمارے گھروں سے ماحول اور ماشرے سے لڑائی جھگڑے کیسے ختم ہوں؟

میاں ، بیوی دونوں ملکرایک گھر بنتے ہیں۔ اینٹیں جڑتی ہیں تو مکان بن جاتے ہیں ، دل جڑتے ہیں تو گھر آباد ہو جاتے ہیں۔ اگران کے آپس میں لڑائی ، جھگڑے شروع ہو جائیں تو گھر بے آباد ہو جاتا ہے۔

(ا) بیوی جب خاوند کے ساتھ تنہائی میں ہو عجیب قسم کی شرم وحیاء طاری ہوتی ہے ،اور جب محفل میں ہو تو خوب کھل کھلا کر ہنستی ہے یہ شیطان کی طرف سے ہے۔

(۲) شوہر بیوی سے محبت کرتا ہے بلکہ اسکا اظہار بھی کر دیتا ہے ،مگر بیوی دل ہی دل میں خوش ہونے کے باوجود ایسے اظہار کرتی ہے جیسے اسے کوئی فرق ہی نہیں پڑتا جیسے اس کو اس کی کوئی ضرورت ہی نہیں۔

اعلانات

انشاءاللہ 3 / اپریل 2016ء بروزِ اتوار بعدِ مغرب مسجد قادر شاہی (نالہ مسجد) ویلور میں مفسر قرآن مفتی ابوبکر صاحب دامت فیوضہم کی تفسیرِ قرآن کی تکمیل کے موقع پر حضرت اقدس مولانا عبد العلیم صاحب فاروقی دامت برکاتہم کا ایک اہم خطاب ہوگا۔

انشاءاللہ 4 / اپریل 2016ء بروزِ پیر مسجد عظمۃ اللہ، مسیح آباد، ویپور میں حضرت والا کا خطاب بعد فجر ہوگا۔

انشاءاللہ 21 / اپریل 2016ء بروزِ جمعرات .Z.Q فنکنشن ہال میں حضرت اقدس مولانا اکبر شریف صاحب ندوی دامت برکاتہم اور حضرت مولانا حافظ سید عاصم عبد اللہ صاحب مدظلہ کا خطاب بعدِ ظہر (تکمیل حفظ قرآن برائے طالبات کی مناسبت سے) مستورات میں اور بعدِ مغرب عمومی پروگرام مردوں میں ہوگا۔

EDITORIAL

By Hazrat Aqdas Mufti Abul Hasan Sb Qasimi Db

Translate by : Prof Sajid Akram Sahib

(In these days of fitnah, the work of Dawat-o-Tableegh is in accordance with the way of Prophet Mohammed. It is the responsibility of Ulama, to indulge in this work and also supervise this work by rectifying the mistakes & misc nceptions with wisdom.) Members of Tableegh also have the responsibility that they listen and follow the instructions & rules set by Ulama sincerely.The rece nt Tableeghi congregations (Ijtimah) are part of the same. They started from January 22,2016 at Kanyakumari and concluded at OMR Kelambakkam on 27,28 February, 2016. A total of 27 congregations were held at TamilNadu, which benefitted lakhs of Muslims. Thousands of Muslims started to pray salat regularly,many drunkards repented their sins and returned to the straight path, spirit of Deen aroused, mosques got populated, and madrasas were established. This effort of Dawah-o-Tableegh is a section of Deen in which selfless effort is made on undesired people.

The other section of this Deen is learning and teaching of Quran and Hadees and spreading that knowledge to all others. At present all the madrasas (Religious Schools & Universities) of the world are doing this task effectively.

Allah has very strictly asked us to fulfil this responsibility and says in the Quran "And it is not for the believers to go forth [to battle] all at once. For there should separate from every division of them a group [remaining] to obtain understanding in the religion and warn their people when they return to them that they might be cautious" (9:122)

Therefore, it is not permissible that all of Ummah must get involved with Jihad or spreading the message of this Deen, rather a section of Muslim society must be dedicated towards seeking the knowledge of Quran and Hadees and understanding its science to solve and obtain solutions to day-to-day problems. This dedicated group must expertise in this field.

In Hadees, we come across a lot of blessings for those who seek religious knowledge. Tirmizi (Rah) quotes from Abu Darda (Ra) that he heard from Prophet saying that the ne who walks with the aim of seeking knowledge Allah rewards his efforts by easing his path towards Jan ah, and the Angels of Allah spread their wings for these students. Apart from all these all the living things including the fishes of deep water pray for them. The importance of a scholar over a person who prays a lot of supplementary prayers is just like how a full moon overshadows all other shining stars.

Hence the scholars of Islam have been called as progeny of prophets. Hence after the period of last Prophet, a large group of scholars have been arising and will ontinue to arose so as to clear away the misconceptions and misdirection which arises in Deen. (to be continued.)

MASAIL

By : Mufti Mohammed Yaqoob Sb qasimi Db
Translate by : Prof Mohammed Hashim Sb

Q. How is it to indulge in April Fool (on 1st of April)?
A. Indulging in April Fool (on 1st of April) is unlawful. This is a pure tradition of non-Muslims. This act involves lies, cheating, harming other Muslims, and much more sins. Therefore, avoid doing this act yourself and also forbid others from doing it.

Q. How is it to celebrate Birthday?
A. Celebrating Birthday is way and tradition of Non-Muslims. It is mandatory for Muslims to avoid it. It is feared that this could harm the *Imaan* of oneself.

Q. Is it permissible for a woman to apply nail polish?
A. Any beautification that contradicts the Shariah is unlawful. Anything that prevents water from reaching the skin, applying of those will nullify ablution and Ghusl. Even if a little area is left dry, then ablution and Ghusl isn't completed. (All the prayers that were done with nail polish applied, redo them separately)

Q. If an infant urinates in anyone's dress, is it necessary to wash the whole dress or wetting the area would make it pure?
A. Urine of an infant is impure, therefore it is necessary to purify the dress. To clean, it is sufficient to wet the area with water of quantity equivalent to the amount of water with which the dress can be wet three times.

Q. Where to spend the Interest amount that is deposited by the bankin our bank accounts?
A. The interest amount deposited by the bank can be spent on needy without any intention of reward (sawaab). Irrespective of needy being a Muslim or non-Muslim, it can be spent on both of them. It can't be used by oneself for personal needs.

اگر داڑھی رکھ لینے سے چہرہ بدنما لگتا
تو پھر داڑھی میرے سرکار کی سنت نہیں ہوتی

شیخ العرب والعجم عارف باللہ حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحبؒ